مرثیہ ۱۴

جب فوجِ حسینؑ کے علمدار کو مارا	کہتے تھے شقی حیدرِ کرار کو مارا
کل خیمہ میں تھا شاہ کے غمخوار کو مارا (۱)	اس کو نہیں مارا شہِ ابرار کو مارا
رو بیٹھے ہیں اجازت کے لیے روتے ہیں اکبرؑ
یہ اور غضب ہے کہ جدا ہوتے ہیں اکبرؑ

یہ سنتے ہی غش ہو گئی بانوئے خوش اوقات	شہؑ خیمے میں آئے علی اکبرؑ کو لیے سات
اک ایک سے چلا کے کہی شاہ نے یہ بات (۲)	اے بی بیو ہے آخری اکبرؑ کی ملاقات
اب تم سے جدا ہو کے یہ دلبر نہ ملے گا
یوسفؑ تو ملا تھا مگر اکبرؑ نہ ملے گا

سب لینے لگیں آن کے اکبرؑ کی بلائیں	روتی تھی کوئی اور کوئی دیتی تھی دعائیں
اکبرؑ نے کہا بی بیاں سجادؑ کو لائیں (۳)	میں ان سے ملوں وہ مجھے سینے سے لگائیں
میدان میں اب جا کے میں کا ہے کو پھروں گا
کچھ دل میں ہے ارمان سو عابدؑ سے کہوں گا

www.emarsiya.com

زینبؑ گئی اور بازوئے عابدؑ کو ہلایا	ہوش آیا تو بیمار کو رو کر یہ سنایا
بیٹوں کو تو زینبؑ کے مقدر نے چھڑایا (۴)	اب بیٹے کو اکبرؑ کے بھی پیکِ اجل آیا
پھر دیکھ لو تصویر رسولِ عربیؐ کی
اب آج سے ترسو گے زیارت کو نبیؐ کی

یہ سنتے ہی گھبرا کے اٹھے عابدِ بیمار	تھرا کے گرے اور کہا یا حیدرِ کرار
اکبرؑ تلک آئے گئے جا بیٹھ کے دشوار (۵)	اور بولے کہ لو آپ تو ہیں مرنے پہ تیار
اے بھائی یہ بیمار برادر جو مرے گا
پردیس میں یاں کون مجھے دفن کرے گا

واللہ غضب کرتے ہو مانگو نہ سواری	کیا خاک عزیز آپ کریں گے نہ بیماری (۷)
یہ سنتے ہی اکبرؑ کو بھی رقت ہوئی طاری (۶)	بولے کہ شفا دے گا تمہیں خالقِ باری
چالیسؔ برس باپ کے ماتم میں رہو گے
بھائی کو بھی بابا کو بھی تم دفن کرو گے

www.emarsiya.com

پھر سینے سے سجاد کو اکبر نے لگایا — قرآن کی آیہ پڑھی پہلو میں بٹھایا
گیسو کو ہٹا کان پہ منہ اپنا جھکایا (۷) — وہ بات کہی جس سے کہ عابد کو غش آیا
اک حشر ہوا بیبیوں کے آہ و فغاں سے
غل تھا کہ ہوئی رحلتِ سجاد جہاں سے

اکبر سے پھوپھی کہتی تھی ماں غم کی ستائی — کیا تم نے کہی بات جو غش ہو گیا بھائی
سجاد نے تسکین ذرا غش سے جو پائی (۸) — بانو نے قسم روحِ پیمبر کی دلائی
بولی کہ بھتیجے مرا مرے درد اٹھا ہے
سچ مجھ سے کہو کیا علی اکبر نے کہا ہے

عابد نے کہا کیا کہوں کیا کرتے ہیں ارشاد — کہتے ہیں ملے گا اگر جاں ہو سجاد
اور یہ کہیں جوانانِ مدینہ مری روداد (۹) — کہنا کہ گلا خشک تھا اور خنجر فولاد
ہر حشر [illegible] یاد [illegible] حسین [illegible] یاد رہے
اور [illegible] اکبر [illegible] یاد رہے

یہ سن کے حرم کرنے لگے گریہ و زاری — زینب نے کہا کچھ تو کہو مجھ سے بھی واری
اکبر نے کہا تم سے یہ ہے عرض ہماری (۱۰) — غش آتی ہے [illegible] تمہاری
مقتل میں مری لاش پہ جب آئیو زینب
تم اپنی ردا میں مجھے کفنائیو زینب

زینب نے کہا ہائے کہ باتیں کیں یہ پیاری — کی وار یہ [illegible] تمہاری
حیران و نالاں برگشتہ ہے تقدیر ہماری (۱۱) — چھن جائے گی چادر تو [illegible] لاچار ہوں واری
کیا جانیے کیا ہو امام دو جہاں کو
ہم جائیں کہاں اور تری لاش کہاں ہو

شبیر رو چلے خیمے سے [illegible] — گویا [illegible] شمع حرم [illegible] نکلی
سدرہ پہ جبرئیل کے رونے کا اٹھا غل (۱۲) — [illegible]
اکبر تو ہے اک شۂ ابرار ہیں باقی
سو ان کے لیے خنجر خونخوار ہیں باقی

www.emarsiya.com
www.emarsiya.com

اے زائرو کہتا ہے ابو مخنف دیندار　میدان میں اس وقت کھڑا تھا میں دل افگار
شہزادہ ہوا تھا نہ ابھی گھوڑے پہ اسوار (۱۳) کیا دیکھتا ہوں خیمے سے نکلے شہ ابرار
ہاتھوں سے جگر پکڑے تھے پر صبر نہیں تھا
عمامہ کہیں تاج سر پاک کہیں تھا

چلاتے تھے اے مری ضعیفی کے سہارے　گہہ کہتے تھے اے یار وفادار ہمارے
دل سینے میں گھبرایا ہے جانے سے تمہارے (۱۴) اک بار گلے اور لگا لو ہمیں پیارے
اس وقت یہ جملہ وہی کہتے تھے زباں سے
یارب نہ جدا باپ ہو فرزند جواں سے

آئے جو قریب علی اکبرؑ شہ والا　بیٹے سے عجب پاس سے مظلوم وہ لپٹا
منہ چوما گلا چوما جبیں پر دیا بوسا (۱۵) سینے کو کبھی سونگھا کبھی زلفوں کو سونگھا
یہ جوش محبت ہوا زہراؑ کے قمر کو
لپٹا لیا سینے سے کئی بار پسر کو

www.emarsiya.com

رونے لگا اس دم شہ مظلوم کا دلدار　رخسار پہ آنسو تھے رواں چشم تھی خونبار
اکبرؑ نے یہ کی عرض کہ اے سیّد ابرار (۱۶) اتنا نہ کرو پیار کہ فدوی ہو گنہگار
نازل کہیں امت پہ نہ اب کوئی بلا ہو
تم صبر کرو مالک تسلیم و رضا ہو

شہ بولے کہ سمجھانا ہی بس آتا ہے اے لال　یہ بھی تو ذرا پوچھو کلیجے کا ہے کیا حال
دل ہے سو وہ ناسور ہے سینہ ہے سو غربال (۱۷) سیدھا نہیں ہو سکتا کمر کا ہے یہ احوال
کچھ کہنے کا موقع نہیں خاموش ہو بیٹا
سمجھاؤ تو اس کو کہ جسے ہوش ہو بیٹا

آگے بھی کبھی آپ کو یوں پیار کیا تھا　نور آنکھوں کا دل سینے سے کس روز جدا تھا
اب تک نہ مجھے داغ پسر حق نے دیا تھا (۱۸) یہ داغ مگر آج مقدر میں لکھا تھا
دیکھوں میں تمہیں دیکھ لو تم شاہ امم کو
اب ہم تمہیں پائیں گے نہ تم پاؤ گے ہم کو

www.emarsiya.com

اکبرؑ نے شہ تشنہ کو روتے ہوئے چھوڑا ۴۴۶   رہوار کو پھر تیز کیا مار کے کوڑا
مانند نظر دوڑ گیا دشت میں گھوڑا (۱۹)   رخ مثل کمان اپنا کمانداروں نے موڑا
وار د علی اکبرؑ جو ہوئے شیر کی مانند
سرخم تھے شجاعوں کے بھی شمشیر کی مانند

یاں خیمے کے در پر شہ مظلوم تھے استاد   بے ہوش سراسیمہ مصیبت زدہ ناشاد
سرننگے گریباں پھٹا ہونٹوں پہ فریاد (۲۰)   دکھ اپنے فراموش تھے اکبرؑ تھے فقط یاد
نقشِ قدم اکبرؑ کا تھا جس خاک کے اوپر
اس خاک کو ملتے تھے رخِ پاک کے اوپر

کہتے تھے کہ بے موت ہمیں بیٹے نے مارا   اب سینہ کوئی آن میں پھٹتا ہے ہمارا
گر پوچھتا تھا کوئی ہے کیا حال تمہارا (۲۱)   کہتے تھے جواں بیٹا ہے مرنے کو سدھارا
آباد میں آیا تھا پر اس بن میں لٹا ہوں
اٹھارہ برس بعد میں اکبرؑ سے چھٹا ہوں

www.emarsiya.com

اے مومنو! واقفِ روایت میں ہے لکھا   تھا ایک غلام حبشی سبطِ نبیؐ کا
شہزادے کے ہمراہ تھا بچپن میں وہ کھلا (۲۲)   پردہ تھا نہ اُسے حرمِ شاہ میں اصلا
بیٹوں کی طرح پرورش آقا نے کیا تھا
خدمت کے لیے پھر علی اکبرؑ کو دیا تھا

اس شدتِ غم میں اسے سرورؑ نے بلایا   سرننگے غلام حبشی خیمے سے آیا
شہ روئے اسے دیکھ کے رو کر یہ سنایا (۲۳)   تجھ سے ترے ہجولی کو قسمت نے چھڑایا
ہمدرد ہے تو بیٹھ مرے پاس فغاں کر
کچھ باتیں مرے سامنے اکبرؑ کی بیاں کر

وہ بولا میں اکبرؑ کی عنایت کہوں یا پیار   اس شب کو گلے سے مجھے لپٹایا کئی بار
کہتے تھے کہ کل ہم پہ چلے گی یہاں تلوار (۲۴)   چھٹ جائیگا کل مجھ سے تو بچپن کا مرے یار
گر کھیلنے میں کوئی گنہ مجھ سے ہوا ہو
تو بخش دے اکبرؑ کو کہ خوش تجھ سے خدا ہو

www.emarsiya.com

اب میرے عوض دکھ میرے عابد کا اٹھانا　　گھر جلنے لگے تب انھیں بستر سے اٹھانا
عصمت سے میری ماں کی ہے آگاہ زمانا (۲۵)　　مقدور بھر اپنے تو ردا ان کی بچانا
وہ قید ہوں تو پاس رہا کیجیو بھائی
بیکس مری ماں کو نہ دغا دیجیو بھائی

اکبر کا بیاں سنتا تھا زہرا کا وہ پیارا　　جو آئی صدا قتل کی میدان سے قضارا
بابا مددی اکبر بے کس گیا مارا (۲۶)　　سینے سے کلیجہ نکل آیا ہے ہمارا
رخصت مجھے کر جاؤ قضا پیش نظر ہے
دنیا کا سفر ہو چکا عقبیٰ کا سفر ہے

سن کر یہ صدا شہ نے گریباں کیا پارا　　بانو نے کہا آپ کو اکبر نے پکارا
شہ بولے کہ ہاں مرضیِ حق سے نہیں چارا (۲۷)　　مارا گیا فرزندِ پر ارمان تمہارا
انسان کا تو موت سے کچھ زور نہیں ہے
یہ لاش کو بھی اب کفن و گور نہیں ہے

www.emarsiya.com

یہ کہہ کے چلے جانب مقتل شہ والا　　کہتے تھے برابر کا پسر مر گیا میرا
اکبر ترا لاشا مجھے کاہے کو ملے گا (۲۸)　　آنکھوں کی بصارت تھی سو تم لے گئے بیٹا
آزردہ نہ ہونا میں چلا آتا ہوں اکبر
پر یہ نہیں معلوم کدھر جاتا ہوں اکبر

ناگاہ شہ دیں کو ملا لاشۂ اکبر　　دیکھا کہ ہے مائل بسفیدی رخ انور
سب عضو ہوئے سرد ہیں دم ہونٹوں کے اوپر (۲۹)　　لیتے ہیں ابھی سانس تو سینے کو پکڑ کر
گردش ہے نہ پتلی کو نہ کچھ دیدۂ نم کو
ہاتھوں کو تشنج ہے رگڑتے ہیں قدم کو

یارو یہ روایات صحیح میں ہے لکھا　　زانوں پہ رکھا شاہ نے سر اپنے پسر کا
اس وقت یہ شک اکبرِ مظلوم کو گذرا (۳۰)　　قاتل کوئی سر کاٹنے کو آیا ہے میرا
غش طاری تھا کھولا نہ کیا دیدۂ تر کو
سرکا لیا زانو سے کئی مرتبہ سر کو

www.emarsiya.com

پھر باندھ کے ہاتھوں کو یہ آہستہ وہ بولا — اے شخص میں دنیا میں ہوں مہمان کوئی دم کا
سر کاٹیو میرا مگر اک لحظہ ٹھہر جا (۳۱) — آئے مری بالیں پہ وہ بے کس میرا بابا
آنکھوں سے ذرا دیکھ لوں دیدار پدر کو
پھر شوق سے تو کاٹ کے لیجائیو سر کو

مظلوم ہوں بے کس ہوں میرا جد ہے پیمبرؐ — اس وقت ذرا میری غریبی پہ نظر کر
سینے میں تو دم رکتا ہے اور سانس ہے لب پر (۳۲) — اور پاس نہ بھائی ہے نہ بابا ہے نہ مادر
رکھ لوں میں ذرا سر قدم شاہ امم پر
سر کاٹیو میرا مرے بابا کے قدم پر

شہ رونے لگے اور علی اکبرؑ کو پکارا — قائل نہیں اے لال میں بابا ہوں تمہارا
اکبرؑ تمہیں اس وقت بھی ہے دھیان ہمارا (۳۳) — کیا حال ہے بابا سے کرو کچھ تو اشارا
کس درد سے ہے خون جگر دیدۂ تر میں
کیا [illegible]

اکبرؑ نے بحسرت رخ شبیرؑ کو دیکھا — کچھ حال نہ اپنا کہا بابا سے نہ پوچھا
کہنے تو مجھے والدہ نے دودھ بھی بخشا (۳۴) — شہ بولے کہ اس بات کو عرصہ ہوا کب کا
جب آپ نے بابا کو یہاں یاد کیا تھا
تب دودھ تری ماں نے تجھے بخش دیا تھا

---

www.emarsiya.com
www.emarsiya.com